رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REBISTERD NO A 783



لنڈن ڈائرکٹری

سالانہ شائع ہوتی ہے

پانچ زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لندن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ براعظم یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور حرفتی مرکزوں سے

کارخانوں اور سوداگروں

سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیے گئے ہیں جن میں۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر

جہاز پر جانے والے مال کی تفصیل اور کالونیل اور بیرونجات کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے

مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں یا

ایجنسیوں کے خواہشمند

ہیں انکا نام و پتہ ایک انچ میں مناسب عنوان کے ماتحت صرف

ایک پونڈ دس شلنگ

میں درج کر دیا جائے گا۔ بڑے اشتہاروں کا نرخ ۶ پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب اور اسے بحر کی تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں انکے لیے یہ ڈائرکٹری بہت بیش قیمت ہے اور اسکی ایک جلد صرف ۲ پونڈ نقد آرڈر کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لنڈن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ ۲۵ ابچرچ لین لنڈن ای۔ سی ۴ انگلینڈ

نوجوانو

اولاد کے خواہشمند جن بے ہستی کے گرداب حیران۔ احتلام نامردی سرعت و کمزوری وغیرہ مرض کی مصیبت کے مریضو۔ اگر آپ کو اشتہاری حکیموں نے لوٹ کھایا ہو۔ علاج کرتے کرتے آپ عاجز ہو گئے ہوں۔ تو آیئے آئندہ وقت میں ہم آپ کے لیے رسالہ قوت باہ منطقی پیش کرتے ہیں جس میں مشرق و مغرب کے جدید و قدیم حکیموں۔ ویدوں اور ڈاکٹروں وغیرہ کے ان تمام معلومات مشاہدات و تجربات کا نچوڑ و ماحصل بمکمل طور پر جمع کیا گیا ہے جو عورت و مرد کی مہمات سے متعلق رکھتی ہیں رسالہ ہی تو صحت ممنوعات صحیح غذائیں ۔ مساک۔ اولاد تربیت۔ تندرست اور خوبصورت بچے پیدا کرنے کی تدابیر فلسفہ عشق فلسفہ ازدواج۔ انتخاب بیوی۔ تعلقات زوجین لطف مباشرت اور صحبت کے طریقے وغیرہ وغیرہ کی واقعی تدبیریں بتلائی گئی ہیں اس رسالہ کو مفصل و مکمل بیان اور انکے رفع کرنے کے بیسیوں مجرب نسخے لکھے گئے ہیں [illegible] جو کمال کے مردوں اور طلبا کو پچاسوں روپیہ دے کر بھی وہ ایسے اسرار نہیں بتلاتے مصنف صاحب نے بڑی کوشش اور صرف زر سے جمع کر کے ایسے نسخے حاصل کیے ہیں۔ بغرض افادہ عام درج کیے گئے ہیں۔ اب بھی اگر کتاب کو دل کی حسرت کو نہ پورا کیجیے تو آپ کی قسمت اس کتاب کے نسخوں کو غلط اور غیر مفید ثابت کرنے والے کو پچاس روپیہ انعام دیا جائے گا۔ قیمت ۸ مرتبی جلد علاوہ محصول۔

ملنے کا پتہ۔۔۔ منیجر عظمت بکڈپو لکھنؤ

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائیکورٹ الہ آباد کے کارآمد خلائق مصنفات۔ یہ وہ نادر تصنیفات ہیں جنھوں نے اردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچے کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھائیے۔

افراد کا سب پیشہ ور کے مطالعہ کی چیز ہے۔ اردو ۱۲؍

الدین اور الکون یعنی مواز نہ مذہب سائنس مجلد ۱۲؍

علم الاخلاق مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل ہے اردو نیورسٹی حیدرآباد کے نصاب تعلیمی میں شامل ہے مجلد قیمت مع محصولڈاک۔۔۔ ۱۲؍

امور عامہ۔ عربی۔ فلسفہ منطقی کا کاآمد نسخہ۔ ۱۲؍

زائد خریداروں کو کمیشن دیا جائے گا

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شربت علاج اور دوا مفت

افسوس مجھ نے اشتہاروں کی وہ کثرت ہو گئی کہ کوئی تمیز نہیں کر سکتا کہ واقعی [illegible] کی طرف سے کوئی خطاب بیان کر [illegible] ہے کوئی نہیں [illegible] تحریری اور [illegible] بھی بااثر نہیں [illegible] غرض ایک مرد کا ہو چکا ہو میرے پاس [illegible] کے نسخے ہیں [illegible] مقبول رفتار [illegible] انسان کا [illegible] اس عنوان سے [illegible] صداقت [illegible] شباب [illegible] شباب [illegible] علاج [illegible] کی کمال کچھ دنوں کے [illegible] [illegible] شباب [illegible] [illegible]

ملنے کا پتہ۔ منیجر عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپو!

یہ ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اس کے صفحات بطور فائل علحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتداء سے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کر لیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتداء سے ناواقف ہوں گے یہ مرتب فائل ان کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصولڈاک عہ

المشتہر منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۱ مضامین غیر نمبر ۲

مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۶ء

ادب عریاں

مولانا نیاز۔ عریانی کو رنگینات اور برہنگی تسلیات کے بعد یہ ننگ ملفوظات آج ایک ننگی دھڑنگی نظم پیش کرتا ہے۔

حضرت یا شبلی مشہور ہے "نجم ناظر" حسینیت کا اقرار ادب لطیف عبارت ہے عریاں نویسی سے۔ عریانی اور برہنگی فطرتی لباس کا مقتضی ہے۔ شمع بلوری فانوس کے اندر عریاں ہے۔ شعلے کا تھنا آج تک کسی نے نہ دیکھا۔ چاند سورج کی انار ہوئی لالہ اور کرن کی انگلی پہ تیکی ہوئی قدرت خود برہنہ ہے۔ فلک پر بنات النعش خوش خلعت ہیں تو روئے زمین پر تمام حیوانات عاری از لباس ہیں۔ ایک قصہ سنیے۔ بندہ اپنے ایک حسین دوست سے ملنے گیا جن کا حسن لباس فاخرہ کے اندر سے برہنہ ہونے کے لیے بیتاب تھا۔ ابھی مزاج پرسی کی رسم اچھی طرح ادا نہ ہوئی تھی کہ ڈاکیا ڈاک لایا۔ پٹ تو خط کے پاجامے انھوں نے اتار دیے۔ پھر اک باتصویر رسالے کی لنگوٹی کھولی۔ ادھر دھر ورق اُلٹے۔ بندہ بھی دھن اور سگریٹ کے دھوئیں کی عریانی دیکھنے میں مصروف تھا کہ یکایک وہ ہڑبڑاتے اپنی جگہ سے اٹھے۔ اور اٹھتے ہی قمیص اتار کے الگ پھینکی۔ کھنا نوچ ناچ کے حقیقت انسانیت برہنہ کر ڈالی۔ پبلک میں چند تو لے گوشت اچھالتے گھر سے باہر نکل گئے۔ میں حیرت کے دریا میں غوطے لگانے لگا کہ آخر یہ کیا ماجرا ہے۔ اتنے میں ان کے ملازم چاروں طرف گھبرائے ہوئے نکلے۔ اندر سے آوازیں آئیں لینا لینا میاں کو پکڑنا" پوچھا گچھی کے بعد معلوم ہوا کہ جنوں دوری ہے۔ مہینے میں ایک دفعہ ڈاک دیکھتے ہوئے ایسی نہیں تو اسی قسم کی واردات ہو جاتی ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ ملازموں کو لے کر اپنے دوست کی تلاش میں نکل پڑا۔ بازار میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ہڑبونگ مچا ہوا ہے کوئی چیخ رہا ہے میری اچکن نوچ کھسوٹ کر تار تار کر دی۔ کوئی ٹوپی کی ہانک لگا رہا ہے "میرا کوٹ کھرا لے" کوئی بڑھیا تھی "موڈی کاٹے نے میرا دوپٹہ کھینچ کر بدرزوپ پھینک دیا" ایک بچہ منھ پھیلائے چیخ رہا تھا کہ "میرے کپڑے لے کر بھاگ گیا۔ کوئی سرکار کی دہائی دیتا۔ ادھر سے پولیس والے ہتھکڑیاں چھن چھناتے نکلے۔ اُدھر سے پاگل خانے کے محافظ لپکے کہ چند دن ہوئے ان کا ایک پاگل بھاگ گیا تھا۔ عورتوں نے گھروں کے دروازے بند کر لیے۔ لوگ ڈنڈے اور لاٹھیاں لے کر اٹھے۔ بارے اللہ نے سن لی۔ حضرت بہت کدائی ایک بزاز کی دکان پر کھڑے ہوئے مل گئے۔ بزاز تو بے کا گز تانے ہوئے مستعد بہ جنگ و پیکار آمادہ پیکار تھا اور آپ فرار ہوتے تھے۔



مرغ فرانس: یہ لنگڑیلوں کون ہے
گرہ ریف: میاں میں
"سچ کہا ہے دہر خلاق ہے لیجئے یہ صدا خود گرہ آفریں ہے" (اسلام)

"جب خدا نے انسان کو عریاں پیدا کیا تو تم اسے کپڑے پہنانے والے کون۔ یہ ساری بدعت تم نے پیدا کی ہے۔ میں تمہاری دکان پھونک دوں گا۔ تم خدا کے کاموں میں دخل دیتے ہو۔"

میں نے ایک تھان اُٹھا کر اس میں حضرت کا پلندہ کیا ملازمین کی مدد سے عریانی کی زندہ لاش اُٹھائی گھر پہنچ کر کپڑے پہنائے آدمی بنایا۔ جب ان کے تیور ذرا ٹھنڈے ہوئے تو دریافت کیا کہ بھائی آخر یہ کیا حرکت تھی انھوں نے وہی مصور رسالہ اُٹھایا اور اس کا پچیسواں صفحہ عریاں کر کے میرے سامنے رکھ دیا۔ اللہ اللہ آپ بیچارے اکبر آبادی دوست ہیں واقعی جنون برہنگی کی علت کا مادہ اس سے زیادہ قوی نہیں ہو سکتی کہ انسان "مہاریج نقاب اور احکام عریانی کی سی نظمیں دیکھے۔

ہمارے دوست فرمانے لگے آپ نے بڑا غضب کیا جو مجھے روک لیا ورنہ میں سیدھا مانچسٹر اور لنکا شائر پہنچتا وہاں پارچہ سازی کے تمام کارخانوں کو تباہ کرتا وہاں سے امریکہ جاتا اس کپڑے کی خرمستگی کی خبر لیتا۔ پھر وہاں سے ہندوستان آتا اور گاندھی کا چرخا جلا کے برباد کرتا۔ دیکھیے جالی ململ اور ڈوریے میں سے پھر بھی فطرت کی کرنیں جھلک دکھائی دیتی ہے۔ لیکن کمبخت لٹھا اور کھدر تو فطرت کی تمام "خسلیت" کو غائب غلہ کر دیتا ہے۔ چھوڑو مجھے سابرمتی جانے دو......"

میں نے کہا آپ کہیں نہ جائیے۔ یہیں بیٹھے بیٹھے وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ سے آپ کو ایسا نسخہ منگوا دیتے جس سے آپ کی یہ سب عریاں خوا ہی دور ہو جاتی۔ القصہ اس واردات نے "عریانیات الحالات" کا دفتر کھول دیا "خشکیات" کے جرعات حلق میں اٹکے۔ عریانی قلم بصورت سواد صفحہ قرطاس پر شہرہ کھیلنے لگی۔ آپ جانیے تن بدن کو جامہ کا ہوش نہیں

تو نظم کو قواعد بلاغت و عروض سے کیوں تعلق ہوتا۔ وزن کو مقررہ حروف و علیہ اور تمام زحاف "وزن" وصل زحاف یہ سب قیود خلاف فطرت ہیں۔ مختصر لفظی لباس نہیں تو نظم قواعد عروض و قافیہ و معانی بیان کا پھندا کیوں پہنے۔ اسے حضرت یہ ہے ادب لطیف۔ شوق بے حرف سرو ساماں۔ اور شیوہ ہے تنقید کی طرح تنور ہے۔ دیکھیے سنیے اور چپ رہیے۔

راقم عریاں ساز گرداب زندگی لاثانی تنگ آبادی

— ۱ —

ہے تحقیقاً دنیا عریاں　　اور سب عریاں آخر سب عریاں
چیتا اور گھیلا عریاں　　چھپر عریاں ڈھیلا عریاں
ندی عریاں نالا عریاں　　لکڑی عریاں کنڈا عریاں
کتا عریاں کتیا عریاں　　بلی عریاں چوہا عریاں
دکھن اور پاجامہ عریاں　　ننگا اور دھڑ ننگا عریاں
نقرہ عریاں پارہ عریاں　　سونا عریاں تانبا عریاں
پیرستاں کا شکا عریاں　　اور مرغی کا انڈا عریاں
بھاری عریاں ہلکا عریاں　　موٹا عریاں پتلا عریاں
دھاگا عریاں چرخا عریاں　　اور بچے کا تکلا عریاں
گو نڈھ برہنہ اُڑیا عریاں　　ہوتے ہیں سب پیدا عریاں

ہے وہ گھٹتا یا بیانی ہے
عریانی ہی عریانی ہے

— ۲ —

گنبد عریاں چھپر عریاں　　دیوار عریاں اور در عریاں
سر عریاں اور جوہر عریاں　　کپڑے عریاں زیور عریاں
خشک بھی عریاں اور تر عریاں　　اصل میں ہیں بحر و بر عریاں
سبزہ زار اور جھنڈ عریاں　　جھیل اور کوہ سمندر عریاں
خاک دھول اور پتھر عریاں　　مٹی عریاں کنکر عریاں
ساقی رند برابر عریاں　　بادہ عریاں ساغر عریاں
چوپایہ برہنہ اور پر عریاں　　بوم برہنہ اور خر عریاں
سامرہ اختر بستر عریاں　　اندر عریاں باہر عریاں
عاشق عریاں دلبر عریاں　　ہر اک روئے زمیں پر عریاں

دیوانوں کو بہکا کیا ہے
عریانی ان کا پردہ ہے

— ۳ —

کثرت وحدت میں جو سمائی　　پھر کن کی یہ گلی انگڑائی
ہے ایسی ہونٹوں نے لنڈھائی　　محفل سب مخمور بنائی
دیکھی جب ایسی رعنائی　　رال ٹلا ٹک نے ٹپکائی
حسن نے سنوانی ٹھکرائی　　صبر کو دامن کی یاد آئی
شمن نے اپنی پیٹھ دکھائی　　نظارہ نے پیش کی سائی
ہم کا عالم اور تنہائی　　فطرت کی صورت شرمائی
گدڑی میں جا آنکھ سمائی　　آپ سے باہر تھی رسوائی
زور کہیں سے لایا رضائی　　اور حیا کے سر پہ اٹھائی

اس رضائی پر ایک بیت یاد آگئی وہ سن لیجیے۔

سر کی کھیتی جب بڑھ آئی　　توسن دوانے کی ٹھہرائی
شانہ رخ ہو کر بولا نائی　　اجرت میں دو یا دو رضائی
مجھ کو مثل نو یاد آئی　　ڈاڑھی کی بڑھیا کا سر منڈائی

ہجو کا جب شعلہ سینائی　　ستائی چشم بینائی
ہونے لگی جب پردہ کشائی　　یکتائی بن گئی ہرجائی

شمع کا گو فانوس مکاں تھا
لیکن خود فانوس عریاں تھا

— ۴ —

طبع میں جب آئی آزادی　　شعر و سخن کی ہانک لگا دی
طباعی نے آفت ڈھا دی　　بجلی فقروں کی برسا دی
اُف وہ شعر رنگیں سادی　　عالم تھا صرف بربادی
دھوم سخن سنجی کی مچادی　　استادی کی پھیری منادی
قتل قواعد کی ٹھہرادی　　اس میں ہی سمجھے استادی
فیصلن ویلن کا بنیادی　　سنگ جو تھا بااعدو دکھادی
حشو زوائد اور سارے بہاری　　ان سب کو ہی دکھلادی
ع نے جب گردن اچکادی　　وہیں اٹھ کر حضرت نے دبادی
کیونکہ اسی میں ہے آزادی　　عریاں گوئی کے ہیں بادی
شوکت بے معنی کی داد دی　　لفظا ہیں مضموں کی آبادی

عریانی آباد رہے گی
نسوانی آزاد رہے گی

— ۵ —

نقش قضا اور لوح قسمت　　عرش اور کرسی ستر عورت
عرش اور کرسی کی یہ عزت　　ان سے ملایا ستر عورت
شعر ہے یہ۔ یا کوری حماقت　　لعنت! لعنت!! لاکھ صد لعنت!!!
شوق سخن سنجی ہے نہایت　　چسکا شعر کا ہے از نہایت
مجھ کو کرتے ہیں یہ نصیحت　　شعر یہ کیوں لاتے ہو قیامت
تم میں نہیں کچھ اور لیاقت　　تیل کی سانڈے کے ہو تجارت

باچوں میں وہ ہے کی طاقت گھول دو اک چھوٹی سی جرأت
انگ لگاؤ پھر باشدت حق پہ سب کھنچ آئے طاقت
چورن ہے یہ زبدۂ فطرت اور سانہ اخلاق کی قدرت
فطرت اور راحت الفطرت ہے اسکے روغن میں بات پتے
کہتی تھی شیطان کی نانی
عشرہ یانی قطعاً عریانی

ساقی نامہ سال نو

نمبر ۲

ساقی دے تو لگا دوں چسکی بات کہوں میں گھونٹی گھسکی
پینے دے اک پورٹ کا جام ایک ہی جائے دونے دام
آدھا جگ کا گانا ہے ڈھولک ہے شدبا ناہے
جگ بیتی کچھ سن لے جانی کہتا نہیں میں سنی سنائی
سچی بات ہے یہ اخباری کچھ نہ لینا بازاری
ہیں کچھ ایسا ویسا ہوں دھیلا پیسا ہوں
پہلے عرب سے چلتا ہوں پنڈ کھجور اگلتا ہوں
ابن سعود نے جیتی بازی وہ تو بن گئے شاہ حجازی
شاہ علی نے چھوڑا تخت سنگ آمد لیں آمد سخت
ہوئے وہابی شاہ عرب کرتے ہیں اب جشن طرب
دخل مدینہ پر پایا راگ نغمہ کا ہے گایا
شیخ نجدی کی بن آئی قبوں پر ہے آفت ڈھائی
ورثے کی سنت جاری ہے آہ و نالہ زاری ہے
سنتم نئے اب ٹوٹتے ہیں سنہری چھاتی کوٹتے ہیں
ترک گلشن چپ چاپ رہے دور سے آگ ہیں تاپ رہے
ملک ہے غیر کے ہاتھوں میں لے لیا باتوں باتوں میں
ہوگئے اتنے کمال خموش بیگم انکی ہوئیں روپوش
چرکا دیا کمال ان کو بھایا حسن و جمال ان کو
یہ سب راز کی باتیں ہیں ساری ملکی گھاتیں ہیں
ترک نہیں اب پہلے ترک کوئی چاہے کہہ لے ترک
اپنی ہستی بچانی ہے یہ نہ کریں نادانی ہے
موصل پر کیا اب قبضہ سن لے ترک کا بچہ بچہ
روغنی چاہ دے جیب بھرے گے لاکھوں سریاں پھوٹیں گے
یہ ایک پیشین گوئی ہے دنیا سنکر روئی ہے
فارس بھی پر جوش ہوا روداں روداں کا چار سوا

احمد! پگڑی اتر گئی ناک ہی چوٹیا کتر گئی
لیکن اب بھی بنتے ہو شاہ پنج و غم سے اٹھنے کی راہ
ایراں میں ہے دور نیا شاہ نیا ہر طور نیا
اللہ رکھے تجھ کو قائم نور ہے دنیا میں دائم
تیرے ملک و ملوک رہیں باہم نیک سلوک رہیں

افغاں شاہ ہے شاہ امان تیر ہے خود ہی ملک کمان
تیر ہے اور کمان رہے ملک میں پوری امان رہے
دھیرے دھیرے چلتے ہیں توپ اور گولے ڈھلتے ہیں
شاہ سیام کا ہو گیا کام کلا تمتہ ہوا تمام
باپ مرا مرجا سے وو نئے دور کو آنے دو
بیٹھے تخت پہ شاہ نئے جانے والے جو گئے سو گئے
دنیا کا ہے کام یہی سب کا ہے انجام یہی
آیا ہے جو جائے گا روئے گا کوئی گائے گا
اسکے سوا نہیں کچھ اور ادل بدل کا اگلا ہے دور

چینا بیگم کے عشاق کیا گئے سارے تخم نفاق
اب وہ پیٹ میں پھولے ہیں دانائی سب بھولے ہیں
صوبہ سے صوبہ لڑتا ہے ایک ایک سے بیم اڑتا ہے
ملک میں کوئی شاہ نہیں اب سوجھتی کوئی راہ نہیں
شیطان اغوا کرتا ہے گدھا کھیتی چرتا ہے

چین بھینسا ہے بہت بڑا جھگڑے کا لوٹ گیا ہے دھڑا
پھنسا کیچڑ میں [illegible] لٹ جانے کا ہے کھٹکا
ملک پہ ہے غفلت چھائی ملک الموت کو دی سائی
کچھ نہیں سے نہیں سنتے دیکھنا ایک دن سر دھنتے
سب ملکر ہوتے نہیں ایک اپنے ملک کی رکھیں ٹیک
کہتے ہیں خلافت سادہ ہے حب وطن کا بہانہ ہے
ٹکڑے ٹکڑے جوڑینگے پہلے سر کو توڑیں گے
ہاتھ پاؤں دشمن ہیں جسکے آخر وہ بچائے بچے کس کے
اسکو تو بس خدا بچائے راہ راست پہ لائے تو لائے

وہ آستیں ہے جاپان چین کی لینے والا ہے جان
چینی نہیں سمجھتے بھید آپس ہی میں چلتی ہے سیف
آزادی کے خواہاں ہیں قید میں پڑتے نادان ہیں

ملک کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں چھوٹے ہو کر بکھرے ہیں
شاہی تھی یہ بہت قدیم لیبی پورٹی کا حکیم قسیم
دانائی میں لاثانی دنیا بھرتی تھی پانی
حیف آج یہ مردہ ہے دل ہے نادم اپنا گردہ ہے
گدھے قربانیاں نوچتے ہیں بڑے بڑے یہ سوچتے ہیں
ہاتھ پاؤں بیکار ہوئے دشمن اپنے یار ہوئے
جاگ میں چین کے ہے جاپان رکھتا ہے تلوار پہ سان
فوج کا دستہ اتر پڑا منچوریا میں جھنڈا اگڑا
جسکی لاٹھی اسکی بھینس پائے وہ جو بیچا ہے گینس
ہے منچوریا تجھ پر دانت بر چھا راگ جو باجی تانت
غفلت کے پردے ہیں پڑے ایک ڈال پر بیچھو نے بڑے
کم عقلی کی بڑھتی ہے موت فاتحہ پڑھتی ہے

دیکھنے والو عبرت لو کچھ بھی تم میں جو غیرت ہو
آنے والے جائیں گے جیل کو ان کے لائیں گے
ایک نہیں ہیں مانتے یہ بھاڑ میں جائیں کہ اودھ

سنہدی ندیم

برساتی مینڈک

تحفہ ہائے سال نو

نمبر ۲

فریاد اسلام۔ ایک پملفٹ ہے جناب شیخ حسین صاحب قریشی اسدی ہاشمی آنریری مجسٹریٹ درجۂ اول سجادہ نشین درگاہ حضرت غوث بہاء الحق والدین زکریا ملتانی اس کے مصنف ہیں رسالہ تو ہے ڈھائی جزو کا مگر آپ کا خلاصہ مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کے کسی مشہور مقام میں شیعہ سنی کا متفق ہو کے ایک مدرسہ بنانا چاہیے جہاں عربی و فارسی کی اعلیٰ تعلیم کے بعد ہندی سنسکرت اور انگریزی میں طلاب مہارت پیدا کریں تاکہ وفاداری کے ساتھ تبلیغ اسلام ممکن ہو شیخ صاحب کی غرض رفاہیت مذہبی ہے جس کے فوائد اہل مذہب کا محسوس کرنا چاہیے لیکن اگر کوئی ایسا مدرسہ بنایا جائے تو "علم شے بہ از جہل شے" کا فائدہ ضرور دے گا۔ مصنف صاحب اپنی برادری یعنی گروہ متصوفین و شیوخ سے کہتے ہیں کہ اب حضرت گوشہ نشینی اور چلہ کشی اور خلوت گزینی کا وقت نہیں ہے اب میدان میں آنے کی ضرورت ہے۔ مگر یہ فرمائش ذرا سخت ہے کیا معنی کہ پیر نام ہے کاہل الوجود کا "اگر پیر ہے و مسند" مشہور ہے بابا یہ دنیا والوں کے جھنجھٹ ہیں فقیروں کو اس سے کیا واسطہ۔ یہاں جدھر کہتے ہیں اُدھر ہی تو ہے۔ اس رسالے میں اکثر مقامات قابل دید اور کئی نصیحتیں قابل عمل ہیں۔ لکھائی چھپائی خوبصورت ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ مفت مل سکتا ہے دکتب خانہ صابری شہر ملتان (پنجاب) کے نشان سے حضرت مصنف کو خط لکھیے۔

تاریخ دریاباد۔ بارہ بنکی کے ضلع میں ایک قصبہ دریاباد ہے۔ مگر ہے مردم خیز قصبہ۔ اکثر نامی و نامور اشخاص اسی خاک کے ذرے تھے جو آفتاب بن کے چمکے۔ ہمارے پرانے مضمون نگار منشی بسنت جوگن لال صاحب محب دریابادی جن کے مضامین اودھ پنچ میں "اسرار نفسیات" کے عنوان سے اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں اس کے مصنف ہیں۔ کتاب نہایت محنت و تلاش سے لکھی گئی ہے۔ ہندو اور مسلم ناموروں کے حالات وضاحت سے تحریر کیے ہیں کوئی مردہ اور زندہ مشہور شخص ایسا نہیں جو محب صاحب کے قلم سے بچ رہا ہو مولوی حکیم پنڈت پلٹنی رئیس ساہو سرکاری وکیل مختار سرکاری عہدہ دار پیشہ ور یہاں تک کہ بھاٹ اور منڈیاں بھی فہرست میں لکھی ہیں بل بے تیری طرح۔

اس کتاب میں بعض امور ایسے بھی ہیں جن کی اطلاع ہمیں نہ تھی۔ اگر ہم تاریخ دریاباد نہ دیکھتے تو ہمارے فرشتوں کو بھی مولوی عبدالماجد صاحب بی۔اے کا تخلص معلوم نہ ہوتا اور یہ بھی کہ حضرت شاعر بھی ہیں ؎

لو نام خدا شعر بھی کرنے لگے موزوں

اب اور بھی پہلو نہ بچے گا مرے دل کا

پھر تخلص بھی ایسا منفرد کہ پرانی شاہی جلسوں میں کوئی اس تخلص کے وجود سے خالی نہ تھی۔ یعنی **ناظر**۔ **جذبات و نفسیات** کا کرشمہ دیکھیے کہ حضرت نے مضمون نگاری کی مشق کی باگ بھی دکھائی تو "النّاظر" میں۔ ادغام حرفِ جذب ہے اور جذب علت ادغام لہٰذا ناظر و النّاظر کے وجود میں تقدیم و تاخیر یا اس فلسفۂ اجتماع دریابادی کی تھاہ لینی دشوار ہے۔

بہر حال ایک چھوٹے سے قصبہ کی تاریخ ۲۰ × ۲۶ کے ۳۳۲ صفحہ پر تمام ہوئی ہے اور مرتب صاحب پھر بھی دبی کو مانہ ختمی و کوتاہ قلمی پر مستعت ہیں صاف چھپی ہوئی ہے تین روپیہ قیمت ہے منشی گگن بہاری لال صاحب آنریری سکریٹری گؤشالا دریاباد ضلع بارہ بنکی سے مل سکتی ہے۔ کتاب نہایت دلچسپ ہے۔ مگر خود حضرت مصنف کا حال موجودین کی فہرست میں نظر نہیں آیا جن کے قلم کے چراغ نے اتنے جواہر اپنی جوت سے روشن کر دکھائے۔ یہ تنافس کا پھیر ضرور قابل افسوس ہے۔ اور شاید کتاب کے طالب اس فروگذاشت پر ضرور ناک بھوں چڑھائیں گے۔ محب صاحب نے محبت وطن کی اچھی یادگار قائم کی ہے۔ دوسروں کو بھی یہی کرنا چاہیے۔

آئین پنچ۔ شہر فتحپور سے نیا ظریف ہفتہ وار زیر تالیف حضرت امست شاہ پوری شائع ہوا ہے۔ ظریف جرائد پر تبصرہ کرنا ہماری عادت کے خلاف ہے نمونہ منگا لیجیے اور دیکھیے۔ مختصر یہ کہ لکھائی چھپائی مضمون ہر ایک چیز حالی ظرافت ہے۔

باطل شکن۔ مولانا قاری شاہ محمد جعفر صاحب پھلواروی ندوی کے اہتمام سے طلوع ہوا۔ بناء علے التعمیر۔ کی حمایت میں ہے کہ کبھی جو شائع کا ایک "الفرقہ" کا رسالہ یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کے مختلف گروہوں میں اس نے تکرار و داری کہیں تعزیہ داری کا جھگڑا شروع ہوا کہیں مُردوں کے فاتحہ درود پر بکھیڑا پھیلا کہیں قبروں کے احترام و تنفّس کی حرمت پر قلم گھونکے گئے کہیں گڑے مُردے اکھڑنے کی تمنا ہوئی۔ **باطل شکن** کو اسی کا عمدہ کا نامہ سمجھنا چاہیے جس نے اعمال مسلمین

قصور کی مشہور عالم خوشبودار میتھی

دیگر تمام سبزیوں کی نسبت خواہ کسی طریق سے سالن بنایا جائے اعلیٰ درجہ کی لذیذ ہوتی ہے جبکہ شہنشاہ کے والیان ریاست اور دیگر روسا ہر کثرت منگواتے ہیں اگر ابھی تک آپ کے دسترخوان پر نہیں رکھی گئی ہے تو کیا بخفتہ منگا کر ضرور ملاحظہ فرمائیے۔

قیمت مع محصول ڈاک وغیرہ فی سیر ...... ۱۲/ (عہ)

شیخ محمد بخش حبیب اللہ قصور (پنجاب)

پچیس سالہ تجربہ کا نتیجہ

الجبریان

بحران سے جنگ

دوا یہ کہ گندہ مادہ کو زائل کرتی ہے اور ضعف معدہ کی شکایت کو دور کر کے دل اور دماغ پھیپھڑوں اور معدہ کو طاقت بخشتی اور خون صالح پیدا کرتی ہے۔

قیمت ۱۲ خوراک عہ

ناظم مطب جناب حکیم محمود علیخاں صاحب آبہر
منیجر مطب اکبرآبادی۔ محلہ فراش خانہ دہلی



گپ چپ - اڈن پڈن

کس را نہ بینم در غمش جز سایہ در پہلوے خود
آں ہم چو بینم سوے او گرداند از من روے خود

توافق کی ایک صورت پیدا کر دی۔ اگرچہ مسلمانوں کے
پیٹ کا جن لوگوں کے پیٹ کا دھندا نفاق و
شقاق کے بدولت چلتا ہے وہ ایسے مضامین کی
پروا کرنے والے نہیں ہیں۔ آپ کے نزدیک اگر
قبے کی تعمیر مستحب ہے تو انکے نزدیک انہدام بھی
جائز ہے اور خلاف احترام نہیں۔ عبادت کے
قواعد و ارکان اگرچہ اسلام نے مقرر کر دیے
ہیں پھر بھی چومنا علامت پرستش ہے چاہے
اپنے مرشد کا روضہ سادہ ہو یا سنگ مزار۔
چوما جاتا ہی ہوئی اور بندگی کا طوق گلے کا ادھوا
ایک مسلم کی قبر جب دوسرے مسلم کی نگاہ میں قابل
وقعت و احترام نہیں تو غیر مسلم کو کیا پڑی ہے
جو خواہ مخواہ عزت کرتا پھرے۔ احترام ایک
روایتی شے ہے۔ عیسائی اپنے گرجوں میں بوٹ
پہنے جاتے ہیں اور اپنے اس فعل کو مخالف احترام
نہیں سمجھتے۔ ہندو اور مسلمان اپنے مندروں اور
مسجدوں میں ننگے پاؤں جاتے ہیں اگر احترام کے
طریقے سب پرستش کی حد میں آجائیں تو میاں
ابن مسعود مسعود کی پرستش چیدہ چیدہ تعظیمی
الفاظ کے ذریعے آج کی جا رہی ہے وہ بھی شرک
فی العبادۃ کی حد میں آجاتی ہے۔ کل تھے میاں
چھتا آج ہو گئے ابن السلطان الغنی سلطان العرب
مظفر المدینہ من رحیم بنی فاطمہ۔

الحاصل یہ ایک اچھا مضمون ہے ۱۰۰ صفحہ کا
حجم ہے اور رسالہ کتب ڈپو پھلواری شریف ضلع پٹنہ
سے ۴ آنے قیمت پر دستیاب ہو سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

مولانا پنچ کی نوٹ بک

فنون لطیفہ اور تعطیل التمنا

نیا سال آیا اور نیا راگ گاتا آیا۔ ابھی پھر لکھنؤ
میں فنون لطیفہ کی نمائش ہونے والی ہے اور پھر
میرس صاحب گورنر تقریبا کا ملا زگاتے ہوتے اسکا
افتتاح فرمائینگے۔ موسیقی کانفرنس بھی اپنا دلکش
اجلاس قیصر باغ کی بارہ دری میں کرے گی۔ ہماری
رائے ہے کہ جب تک موسیقی کالج کا سنگ بنیاد
نہ رکھ لیا جائے یہ جلسے لکھنؤ میں ہوتے رہیں تو اچھا ہے۔
سنا گیا ہے کہ پارسال بعض دریا دل حضرات نے سونے
کے تمغے عنایت فرمائے ہیں دریا دلی سے کام لیا
تھا مگر جوش ثابت ہوئے یعنی چاندی کے تمغے پر
سونے کا ملمع پھروا یا اور حوالہ کر دیا۔ یعنی یہ رنگ
خالص نہ رہا۔ طلائی تمغے کے معنی ہیں سنہلا مثلاً
چھ مہینے تک سنہلا اور پھر رد پہلا چار دن کی
چاندنی اور پھر اندھیرا پاکھ۔ ایک ہی تمغا دوہرا
کام دے رہا ہے جن لوگوں نے صرف چاندی
کے تمغے پائے ہیں ان حضرات نے اُنکے آنسو
پونچھ دیے اور ویسی چال تیار کی کہ چھ سات آنے
میں نہایت آسانی کے ساتھ گولڈ میڈل کے مالک
ہو سکتے ہیں۔ کانفرنس کو لازم ہے کہ جیسے سونے
کا تمغا دے بارہ آنے بعد سال میں کرائی کا بھی تعین
کر دے یہ کوئی مشکل بات نہیں کوئی یہ نہ کہے گا
کہ اشک ان کے بھی موتی ہیں گر چھوٹے ہیں

ایک شہدے نے منت مانی تھی کہ آج ایک روپیہ
ملے گا تو ایک آنہ خدا کی راہ میں خیرات کروں گا
اتفاق سے روپیہ ملا مگر کھوٹا خوردہ کرانے پر
صرّاف نے ایک آنہ کاٹ لیا۔ شہدا جھلا کے
کہنے لگا۔

"واہ رے اللہ۔ شہدوں سے بھی چلے اینٹھی۔ اپنا
ایک آنہ پہلے ہی سے کاٹ لیا"

بہت ممکن ہے کہ قدردان امیروں اور سخی
داتاؤں نے اپنے خالص اہلکار کے اہتمام سے
تمغے بنوائے ہوں اور اہل کاروں نے اپنا حق
پہلے ہی سے کاٹ لیا ہو۔ بہرحال دل لگی اچھی ہوئی۔

ہندوستان کی جان کے لالے

ہندوستانیوں کا قول۔

(۱) اگر چرخا نہ چلا کھدر نہ پہنا گیا تو غریب ہندوستان
کی جند کا خدا ہی مالک ہے۔ نہ بچے گا نہ بچے گا۔
(۲) اگر فوج پر ہندوستانیوں کا اقتدار نہ ہو تو سسک
سسک کے ہندوستان مرے گا۔ مرتے وقت
بوند پانی کو ترسے گا۔
(۳) اگر بیرونی مال کی دلالی ہندوستان میں باقی
ہے تو موت کی چیل سر پر منڈلاتی رہے گی۔ لیک
جیسے تو گیا۔
(۴) اگر غلے کی ڈھو یا ڈھوئی کا یہی حال ہے کہ پار
والے کھائے گھر کے گائیں گیت "تو دیکھ لینا گیت
گاتے پیٹ بجاتے ہندوستان کی روح جنت
سدھارے گی۔
(۵) اسٹلے جھنڈے گورے چمڑے والوں کے قبضے
میں رہے تو ہندوستان کے اقتصادی و اخلاقی
مرگ میں کوئی اشتباہ نہیں۔ ہم قلی کے قلی رہینگے
اور دوسرے دھنا سیٹھ بن کے ہم پر کوڑا چلائینگے
انا للہ۔

سمندر اُس پار کی آواز:

چپ رہو کیا بک بک لگائی ہے۔

(۱) اگر ہندوستان میں انتظام حکومت کے لیے
زبردست اور تربیت یافتہ انگریز نہ روانہ کیے جائینگے
تو وہ ملک تباہ ہو جائے گا یارو جلدی نئی کھیپ
بھیجو اور جانے والوں کو سمجھا دو کہ تباہی سے
بچانے کی اجرت بہت معقول ملے گی گھبراؤ نہیں
جبتک بس چلے تنخواہیں لیے جاؤ یہی آپ جیوڑہ
ہے (سرغنری کریک)

ہندوستان لاکھوں برس سے آباد ہے۔ آہ کیا
تباہی کا وہ وقت تھا جبکہ ہر طرف دھوتی باندھے
مرزائی پہنے ہندوستانی مارے مارے پھرتے تھے۔
بیماریاں نہ تھیں۔ قحط نہ تھا۔ ہر طرف سناٹا۔ ہو کا
عالم۔ نہ موٹر کی بھوں بھوں۔ نہ ریل کی کو کو۔ نہ
مشینوں کی ہل چل۔ نہ تار کی بھن بھناہٹ۔
لاحول ولا قوۃ یہ بھی کوئی ہستی ہے؟ غضب خدا
کا چار آنے من آٹا۔ ایک آنے سیر گھی۔ پیسے کا
چار سیر دودھ۔ تعلیم کا یہ عالم کہ بیان ایجاد ہوئے
بیان کیا ہے؟ ایک رتھ ہوا آسمان پر اڑتی تھی
(جی رتھ آپ کو واللہ۔ رتھ!!!) جھوٹ۔ خیر
وہ تیز ہی سہی مگر ہے تو ایک ذریعہ تباہی سے

بچنے کا ہے۔ ورنہ سمجھ لو کہ جان کے لالے پڑ جائیں گے۔ جینے میں کھنڈت پڑ گئی۔

لکھنؤ یونیورسٹی کا نیا محقق اُردو

اگر گورنر صاحب کے سپرد مچھر مارنے کی خدمت کی جائے۔ لارڈ ریڈنگ مرغی خانے کے محرر مقرر کیے جائیں۔ برکن ہیڈ صاحب سودا بیچتے پھرتے ہوں مسٹر بالڈون مداری کا تماشا دکھانے کی خدمت اختیار فرمائیں اور یہ تمام خدمات منطق کی راہ سے بھی درست تسلیم کیے جائیں تو ہمارے لکھنؤ کی یونیورسٹی کا یہ فعل اس منطق کی راہ سے صحیح مانا جائیگا کہ اُس نے اُردو کا لکچرار معین کرنے میں ہوشیاری کو دخل دیا اور ایک ایسے شخص کی مٹھی میں غریب اُردو کی جان دے دی جسکی لیاقت ابھی تک اردو میں احمق کے بازو کی طرح نگاہوں سے مخفی ہے۔ ہمیں بالکل معلوم نہیں کہ لکھنؤ میں اُردو جاننے والوں کا قحط کب سے پڑا۔ ہم سے قسم لے لیجیے ان لکچرار صاحب کا نام نامی دعال کے اُردو نویسوں میں نہ دیکھا نہ ان کی تصنیف کی بھولی کوئی کتاب ہی دیکھی۔ یہ سائیں کی مہربانیاں ہیں۔ اُمید ہے کہ وزیر تعلیمات صاحب اس دلیل کا انکشاف فرمائیں گے جس دلیل سے یہ تقرر مناسب و برمحل سمجھا گیا۔

دوہری مبارکباد

ہمارے دوست محمد نواب علیخاں تعلقدار اکبرپور ضلع سیتاپور سال گزشتہ راجہ ہو گئے تھے مگر ابھی مخفی رہی غالباً نوروز وظیفہ کی نمائش کے بعد روشنی اعلان ہو جائے گا۔ اب سنتے ہیں کہ آپ کونسل آف اسٹیٹ کے ممبر بھی نامزد ہو گئے۔ راجہ صاحب ایک صحیح الخیال شخص ہیں اور طبقہ روسا میں باعتبار خوش دماغی بہتوں سے بہتر ہیں۔ لہذا اُمید ہے کہ دعوت برمکی جلد ہی مرتب ہو گی۔

برمکی وزیر ہارون رشید کے پاس ایک عجوبہ آیا تو انھوں نے پہلے اُسکی دعوت وہم کے میدان میں کی۔ خیالی پلاؤ منگا کے کھلایا۔ ہوائی حلوا پیش کیا۔ زمینی شربت پلائے۔ فرضی شراب کا جام عطا کیا۔ جب اس تر تیب کو فرضی شراب کے مصنوعی نشہ نے حقیقی اثر (اسپ شعر) دکھانے پر مجبور کیا تو وہی خیالی چیزیں حقیقت میں فوراً مہیا ہو گئیں۔

بعض جہاندیدوں نے بھی گذشتہ سال مصنوعی نشہ کا حقیقی اثر دکھایا تھا۔ اب وقت ہے کہ اُسکا نقد و دفتر کا سلسلہ ہو۔

دلچسپ ہوڑا کا آخری ڈنڈا اسٹ

کالوری والے لڑکے میں ابھی تہمت جرم کی عدالت کی سیاں گزر رہی ہیں۔ کادوم گواہوں کا تماشا بنا ہوا ہے۔ شناخت کا سلسلہ جاری ہے۔ بعض گواہ ایسے بھی آئے ہیں کہ مجرم کو پہچان نہیں سکتے۔ دھواں آگ کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔ گھٹنے کی آمد شامت کا پیش خیمہ ہے۔ قوس قزح بارش کی مخبری ہے۔ جو کتا کاٹ کھانے کو دیتا ہے۔ آستینیں چڑھانا حملے کی تمہید ہے دامن گردن کو پکڑنے کا مقدمہ ہے۔ کہ تھنا فاحش دو دہ کی علامت ہے۔ چمک گرج کی خبر ہے۔ اسی طرح ہوڑا کا بھی ایک اور آرڈیننس کی داغ بیل ڈال رہا ہے۔ آج نہیں تو کل سُن لینا کہ ایک آنریبل سرکاری ممبر صاحب کی جرات نیا قانون نکال کے لائے اور وہ پاس بھی کر دیا گیا۔

یہ مسلم ہے کہ اب ہنگو ہمارے ملک کے ہر چیز پولیٹکل ہو گئی ہے آنت سے گھر تک پالیٹکس ہو گئے ہیں دنیا کا ہر کام پولیٹکل ہے۔ پہلے پہل رحم اور ہیں والدین کے پیار اخلاص کی بدولت دھندا دیتا تھا۔ اب پیار اخلاص بھی پولیٹکل ہے شادی کا وقوع بھی پولیٹکل ہے اور زچہ کی ولادت بھی پولیٹکل ہے۔ لڑکا روتا کیوں؟ سوائے اگر رات بھر ہنگامہ اور شکار ہو ہو تو ان پر پولیس کی نگرانی ہونی چاہیے۔ بناؤ قانون۔ آئندہ نشست میں قانون نگرانی گریۂ اطفال پیش ہوگا۔ مسودہ لارڈول کی ذہانت تصنیف فرمائے گی۔ یہ مسٹر ڈوکرا یہی گھر ہے پر جاتا ہے۔ ہو ہو اس ڈکرے میں پولیٹکل فلسفہ ہے۔ نگرانی ضروری ہے۔ بناؤ ڈولیٹ صاحب کو نیا قانون۔

التفریج فی الترک

جتنی دوہ ہمارے مصطفیٰ کمال پاشا بھی عجب چیز ہیں۔ تہ ترک مگر رنگی آئی نہ وہ زور پانے کوشش عمل تعلیم ترکیہ طرز عبادت بھی علانیہ تہذیب پرانے زمانے کا آپ کو پسند نہیں۔ چہرہ مبارک پر اب ایک اسلامی بال بھی نظر نہیں آتا کیا آپ کو موقوف نہیں۔ کہتے کا کیا حد ۱۹ ہے۔

المختصرات

اُردو کانفرنس۔ علیگڈھ میں ہوئی۔ ایک صاحب نے تجویز پیش کی کہ لیتھو کے بجائے ٹائپ کا رواج ہو۔ خواب اچھا ہے مگر تعبیر ذرا ٹیڑھی ہے۔ کیا معنی کہ جب تک اُردو خط کے جوڑ جدا توڑے مروڑے نہ جائیں اُسوقت تک لفظ کے تمام حروف ایک جگہ جم نہیں سکتے۔ لہذا اہل زبان بوجہ خطر بودہ باشند۔

سُنتے ہیں کہ ایران کی حالت اب سنبھل گئی ہے۔ چنانچہ چار اب کئے کنکرے کی جگہ ہوا کے تھیٹروں پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مگر جب تک حضور آقا میرزا سرکار قربانت شوم۔ سرت گردم۔ کا کلچہ زبان پر ہے اُسوقت تک نہ امیروں کے اخلاق درست ہونے پائیں گے نہ خود رضا خاں اپنی تعلیم روش پر قائم رہ سکیں گے۔ دماغ ضرور خراب ہو گا۔

لیجیے میاں ابن سعود کی نیت کا نہ قوم حجاز و قہرہ یا شیخ نجد و حجاز نے آپ کو سلطان مستقل تسلیم کر لیا۔ اب کو خلافت کا جام مرادوں ہیچ کی خلافتیں آپ کو حاصل ہو گئی ہیں۔ دیکھنا ہے کہ لاکھ پر بیتاز و ہر جو لگائی گئی ہے یہاں کی خلافت کیسی اُسے کیونکر گھورتی ہے۔

مسٹر بی۔ جی۔ ہارنیمن سابق مدیر بمبئی کرانیکل جو حکومت بمبئی کے حکم سے گرفتار کر کے ولایت بھیجدیے گئے تھے اب پھر ہندوستان پہنچ گئے ہیں آپ آتے ہی تمام ہندوستان کی خیرخواہی کے خیالات دل میں لیے ہوئے مگر مسٹر محمد علی سعودی رومن کاڈی کی خشتی دورے دکھا کے انھیں رنگ جلا رہے ہیں۔ دیکھیے سلطانوں کے چاک خنہ گریبان میں سے کونسی رنگتی آپ پسند کرتے ہیں۔ خلافت حضرت ابن سعود ہے تو دلالتی طرز کی اُمید ہے کہ یہی پسند خاطر ہو۔

اصلی کوک شاستر یا بہار عیش

المعروف لذت النساء باتصویر ۴۲ آسن والا

یہ وہ کوک شاستر ہے جو آجکل ہر ایک کتب فروش سے مل سکتی ہے بلکہ یہ وزیر کشمیر کوک صاحب کے خاص بیاض کے پرانی کوک شاستر کا لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے جسکو آجتک عام لوگوں کو کیا بڑے بڑے روساء کو بھی زیارت نصیب نہ ہوئی تھی۔ اسمیں وہ تمام باتیں درج ہیں جنکے جاننے کے لیے آپ سیکڑوں روپیہ برباد کر چکے ہیں۔ اور پھر بھی مطلب حاصل نہیں ہوا۔ یہ کتاب سوا ہمارے دوسری جگہ ہرگز نہیں مل سکتی ہے کتاب ہذا میں صدہا مفید اور مخصوص مطلب کی باتیں درج ہیں۔ عورت و مرد کے متعلق پوشیدہ بھید، راز اور خاص حالتوں کی۔ عورت و مرد کی تصویریں ۔۔۔۔۔ ۴۲ بہترین آسن کا مفصل بیان۔ طبی۔ مذہبی۔ اور علمی اصول درج بھی ہیں بعد میں شکایت نہ کریں۔ جلدی ورنہ ادھر ادھر تک رہی ہیں۔ آپ منگا کر حسرت پوری کیجیے ورنہ ممکن ہے کہ پھر اس کی ایک جلد بھی ہاتھ نہ آئے۔ اور سوائے افسوس کے کوئی چارہ نہ رہے گا۔ خبردار دیکھیے غفلت میں نہ رہیے گا۔ قیمت فی جلد دو روپیہ محصول ۴ر علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر جنرل بک سپلائی کمپنی لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۲۴-۱۹۲۵ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد سے، مع محصولڈاک مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کردی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا علاوہ خاص حالتوں کے بچا ہوا پرچہ واپس نہ لیے جائینگے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ پیٹ درد۔ قے۔ دست۔ سنگرہنی۔ نفخ، نزلہ اور چھاتی کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر پینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔ قیمت ۸ر میں سب جگہ بکتا ہے

دودروگ کیسری پینے والوں کو بڑا جان کے جڑ سے کھونے والی لاثانی دوا قیمت ۸ر

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کرکے انہیں کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۲۰۰ر

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب } بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اودھ ینڈ ۔۔۔ لکھنؤ

RESERVED.

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے منگائیے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ۔۔۔۔۔۔ ۶۰ر ٹکٹ بھیجیے یا وی پی اور منی آرڈر بھیجئے سب ہے۔

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

چند روز کے لیے عظیم الشان رعایت



سنہری کلائی کی گھڑیاں نصف قیمت پر دی جائیں گی چند روز روپیہ کا مال ختم ہو جائے گا پیشتر اس کے کہ آپ گھڑی خریدیں ہماری عرضداشت کو غور سے سن لیں کہ ہماری گھڑیاں بالکل نئے فیشن کی ہیں جو کلائی پر باندھی جاتی ہیں جن میں سوئٹزرلینڈ کی ساختہ مشینیں نہایت ہی پائدار بنی ہوئی ہے۔ خوبصورت شیشہ اور نہایت ہی اطمینان بخش ہے ان کی ساخت اور خوبصورتی آپ کو پورا اطمینان دے گی کہ یہ بہت لائق استاد کی بنی ہوئی ہے۔ بہر حال یہ ہر ایک امتحان میں پورا اتریں گی۔ شکل و شباہت میں سادہ ان گولڈ کی ہاتھ ہیں اور صحیح وقت دیتی ہیں اس لیے یہ سب سے بہتر اور نہایت ارزاں ہیں۔

بڑی احتیاط کے ساتھ بھیجی جاتی ہیں اور تین سال کی گارنٹی بھی دی جاتی ہے۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں برما اور سیلون وغیرہ میں بذریعہ وی پی ارسال کی جاتی ہیں ان کے ہمراہ تھیلی تسمہ مفت ملتا ہے۔

ولسن واچ کمپنی بیلرڈ اسٹریٹ بمبئی

بخدمت محمد احمد خاں صاحب ... مہتمب ... ریاست رامپور
Rampur